ہندوستان میں پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں علمائے امامیہ کے اردو تراجم وتفاسیر

سید محمد جابر جوراسی

قرآن مجید مسلمانوں کے پاس ایک بہترین الٰہی دولت ہے حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے:القرآن غنی لافقر بعده ولاغنی دونه[۱]

(ترجمہ) قرآن مجید ایسا قیمتی سرمایہ ہے جس سے بڑھ کر دولت ہے نہ ہی اس کی موجودگی میں کوئی فقر وناداری ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشادفرمایا:

لو مات من بين المشرق والمغرب لما استو حشت بعد ان يكون القرآن معی[۲]

(ترجمہ) جوبھی مشرق ومغرب میں ہیں اگر وہ سب موت کا شکار ہوجائیں اور میرے پاس قرآن ہوتو مجھے (تنہائی سے) کوئی وحشت نہیں ہوگی۔

اس عظیم سرمایہ قرآن کو عام کرنے کے لئے اور اس کے اسرار پر سے پردہ اٹھانے کیلئے، دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ہیں اورتفسیریں لکھی گئی ہیں ۔ اردو ایک بہترین شیریں زبان ہے۔ اس زبان میں بھی متعدد ترجمے ہوئے، مختلف مسالک نے اپنے یہاں موجود روایات کی روشنی میں قرآنی آیات کے ترجمے کئے اورتفسیری نوٹ لگائے۔ باوجود وتالیف وتصنیف واشاعت کتب کے ہزار ہا دقتوں کے علمائے امامیہ بھی کبھی اس مسئلہ میں پیچھے نہیں رہے، بلکہ انہوں نے بھی قرآن مجید کے بہترین ترجمے کئے اورتفسیریں لکھیں۔تفصیلات کے لئے دیکھئے محقق علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضلؒ کی مختصر وجامع تحریر''برصغیر میں علمائے امامیہ کی تفسیریں'' [۳]

پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں بھی علمائے امامیہ نے اپنی توجہ قرآن مجید کی جانب سے ہٹنے نہ دی۔ اس صدی کے آغاز میں تاریخی نام ''رموزتفسیر قرآن مجید'' (۱۴۱۱ھ) المعروف بہ ''انوار القرآن' سرورق پرمترجم محترم کے اسم گرامی سے بھی سنہ عیسوی کا اخراج کیا گیا ہے، جو اس طرح ہے''الحاج ذیشان حیدر جوادی'' (۱۹۹۰ء)

انوار القرآن: یہ تفسیری شان لئے ہوئے ، حجۃ الاسلام علامہ سید ذیشان حیدر جوادی کا ایسا اردو ترجمہ قرآن مجید ہے جس میں اصلاحی پہلونمایاں ہیں یہ ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیر بھی۔ بقول علاّمہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل طاب ثراہ:

''میرے نزدیک ترجمے کوتفسیر کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ ترجمہ ہویا حاشیہ، آیات کی الگ الگ تشریح ہویا مجموعی شرح دراصل تفسیر ہی کے مختلف ومتعدد انداز ہیں۔'' ۴

'' کچھ اپنی باتیں'' کے زیرعنوان علامہ جوادیؒ نے تحریر فرمایا ہے:

''نجف اشرف میں قیام کے دوران میری چند تمنائیں تھیں۔(۱) تفسیر قرآن لکھوں۔ (۲) نہج البلاغہ کی شرح لکھوں ۔ (۳) چہاردہ معصومینؑ کی سوانح حیات مرتب کروں۔ (۴) ایک مختصر تاریخ اسلام مرتب کروں۔ (۵) ''کتب احادیث کا ترجمہ مع شرح مکمل کروں۔'' (۵)

مذکورہ عزائم کی ایک کڑی یہ ''انوار القرآن'' ہے: ترجمہ وتفسیر کا کیا منفرد انداز ہے! ثبوت میں سورۂ منافقون کی صرف ایک آیت اس کا ترجمہ اورتفسیری نوٹ پیش ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاتُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلاأَوْلاَدُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الْخَاسِرُونَ☆

(ترجمہ)ایمان والو! خبردار تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں یاد خدا سے غافل نہ کردے کہ جو ایسا کرے گا، وہ یقیناً خسارہ والوں میں شمار ہوگا۔) ۶

تفسیری نوٹ: منافقین اور مومنین میں ایک حد فاصل مسئلہ انفاق بھی ہے کہ مومنین کا خدا پر مکمل اعتماد ہے، تو وہ اجر الٰہی کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر انفاق کو ایک نئی اور کم سے کم دس گناہ آمدنی کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں نہ مال یاد خدا سے غافل کرسکتا ہے اور نہ اولاد ،وہ دونوں کو نعمت الٰہی سمجھتے ہیں اور اس کی راہ میں قربان کردینے کو کمال انسانیت تصور کرتے ہیں ، ان کی نظر میں اولاد بھی عطائے خداوندی ہے، وسیلۂ آمدنی نہیں ہے، لہٰذا اسے بھی راہ خدا میں قربان ہوجانا چاہئے اور دین خدا کی خدمت کے لئے وقف ہونا چاہئے۔

مطالعۂ قرآن : علامہ جوادی طاب ثراہ کا قرآن مجید کے سلسلہ میں کام صرف ''انوار القرآن'' ہی پر موقوف نہیں ہے، بلکہ افادیت کے لحاظ سے ان کا ایک بڑا کارنامہ ''مطالعہ قرآن'' بھی

ہے۔ یہ کتاب تنظیم المکاتب، لکھنؤ، سے پہلی مرتبہ دسمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی تھی ۷

مطالعۂ قرآن ۷۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی میں سوروں اور آیات احکام کے باقاعدہ تعارف کے ساتھ ''تحریف وترتیب قرآن'' کے موضوع پر اچھی بحث کی گئی ہے۔ قرآنی موضوع پر یہ ایک قابل قدر تالیف ہے۔

مجید البیان فی تفسیر القرآن (جلد اول): قرآن کریم کے موضوع تفسیر کی پہلی آیت بسم الله الرحمن الرحیم پر مشتمل ہے، جو حجۃ الاسلام صدر العلماء مولانا مسرور حسن مجیدی قمی مبارکپوری کی گرانقدر تالیف ہے۔ یہ ۶۲۴ صفحات پر محیط ہے۔ ماہ وسنہ اشاعت جنوری ۲۰۰۹ء محرم الحرام ۱۴۳۰ھ ہے۔ ۸

اس پہلی جلد میں ۱۷ر فصلیں ہیں جو اس طرح ہیں (۱) اصول تفسیر اور تفسیر قرآن کریم کی نزاکت (۲) قرآن سے متعلق بعض امور کی وضاحت (۳) بسم اللہ پر ہر دور میں لکھنے کے مختلف جہات (۴) بسم اللہ سر آغاز خلقت وحقیقت محمدیت (۵) بسم اللہ تمام آسمانی کتابوں کی زینت (۶) بسم اللہ اور زمانۂ جاہلیت (۷) بسم اللہ کی عظمت وہمہ گیر وسعت (۸) زبان معصومینؑ سے بسم اللہ کی فضیلت (۹) ہر کام میں بسم اللہ کی اہمیت (۱۰) ترک بسم اللہ کی ممانعت اور ترک پر فوری عقوبت (۱۱) خاصان خدا میں بسم اللہ کی کرامت (۱۲) تاثیر بسم اللہ کی حکایت (۱۳) بسم اللہ جزو قرآن جزو ہر سورہ ومستقل آیت (۱۴) بسم اللہ کی بآواز بلند قرائت (۱۵) نقطۂ بائے بسم اللہ کی حقیقت (۱۶) بسم اللہ کے سلسلے میں بعض افادات علمائے ملت (۱۷) بسم اللہ کے سلسلے میں بعض اقوال علمائے اہلسنت۔

مذکورہ ہر فصل کے ذیل میں جامع تفصیلات ہیں مثلاً پہلی فصل کے ذیلی تفصیلات یہ ہیں: تفسیر کے لغوی اصطلاحی معنی، قواعد تفسیر، مبانی تفسیر قرآن، مبانی صدور وتفسیر قرآن، مبانی دلالت تفسیر قرآن، معتبر تفسیر کے چند معیار، تفسیر کے لئے لازمی امور، قواعد تفسیر، سیاق جری وتطبیق، تفسیر میں اسرائیلیات کی ممانعت، عقلی دلیل، قرآنی، روائی دلیل۔ ۹

اس جلد کی تفصیلات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تفسیر کی آئندہ جلدیں بھی کافی معلوماتی ہوں گی۔

مولانا مسرور حسین صاحب قبلہ مجیدی نے قرآن مجید پر اور بھی کام کئے ہیں، قرآن کریم پر موصوف کی ایک اور تالیف ''قرآن کریم اور ہم'' ماضی قریب میں منظر عام پر آئی ہے۔

قرآن کریم اور ہم: مؤلفہ حجۃ الاسلام مولانا مسرور حسن مجیدی مبارکپوری کی ناشر فخر الاطباء اکیڈمی بیت المجید مبارکپور اعظم گڑھ یوپی ہے یہ تالیف فقط ۹۶ صفحات کی ہے لیکن اہم قرآنی موضوعات پر اطمینان بخش بحث کی گئی ہے، مثلاً قرآن کی عظمت ، منازل نزول قرآن، قرآن کی مہجوریت کے اسباب، آداب تلاوت وغیرہ۔ اس تالیف کا پہلا ایڈیشن جنوری ۲۰۰۸ء میں شائع ہوا ہے۔ ۱۰

پندرہویں صدی ہجری کی تیسری دہائی سے آخر میں قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ اشاعت کے لئے تقریباً آمادہ ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴۳۱ھ کے آغاز سے قبل یہ منظر عام پر آجائے گا یہ ترجمہ ادارۂ اصلاح لکھنؤ کے زیر اہتمام شائع ہونے والا ہے۔

بانئ ادارہ اصلاح لکھنؤ فخر الاالحکماء علامہ سید علی اظہر نقویؒ صاحب قبلہ کے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مولانا علی حیدر نقوی صاحب قبلہؒ، جو ماہنامہ اصلاح کھجوہ بہار کے مدیر اول بھی تھے، وہ میدان تصنیف وتالیف کے شہسوار تھے ان کی کتابیں آج تک عوام میں مقبول ہیں، انہوں نے قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر پر بھی کام کیا تھا محقق علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل نے ان کی کتابوں کے تذکرہ میں ترجمہ وتفسیر قرآن (ناتمام) کا بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۱

علاّمہ علی حیدر صاحب قبلہؒ کے فرزند اکبر مجاہد اسلام مولانا سید محمد باقر نقویؒ مدیر دوم ماہنامہ اصلاح کھجوہ بہار نے اپنے والد مرحوم کے حالات میں ان کے تصانیف کا بھی ذکر فرمایا ہے جن میں (۲۲) پر ترجمہ وتفسیر قرآن مجید ناتمام کا انہوں نے بھی ذکر کیا ہے۔ ۱۲

علامہ مرحوم کے فرزند اصغر حجۃ الاسلام علامہ رضی جعفر نقوی سے معلوم ہوا کہ دس پاروں کا ترجمہ وتفسیر مکمل ہوچکی تھی اصل مسودہ کاتب کے پاس تھا،اس کا انتقال ہوگیا اور ورثہ ان سے اس مسودہ کا کوئی سراغ نہ لگ سکا، اور یہ اہم کام نا تمام رہ گیا۔ علامہ رضی جعفر نقوی نے اپنے والد مرحوم کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کیا اور اپریل ۲۰۰۸ء ۱۴۲۹ھ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ میں قرآن مجید کے اردو ترجمہ کو مکمل کرکے ادارۂ اصلاح لکھنؤ کے سپرد کردیا۔ اگر چہ موصوف پاکستان منتقل ہوگئے تھے اور اب سال کا بیشتر حصہ ان کا قیام کناڈا میں رہتا ہے، لیکن انہوں نے اپنے آبائی وطن سے رابطہ کو توڑا نہیں، بلکہ مضبوط کیا ہے، ابھی تازہ مکتوب میں اس ترجمۂ قرآن کے ضمن میں مدیر اصلاح کو انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ:

’’میں پہلے بھی عرض کرتا رہاہوں کہ اصلاح صدی نمبر نے مجھے خاصا جھنجوڑا ہے اور میرا

دل یہ چاہتا ہے کہ ماضی کی کوتاہیوں کا کسی طرح ازالہ کروں اور اس ادارہ کی کچھ خدمت انجام دوں اس لئے جب مجھے قرآن مجید کے ترجمے کی سعادت نصیب ہوئی تو دل چاہا کہ اس کی سب سے پہلی اشاعت آپ کے زیر نگرانی ادارۂ اصلاح سے ہو، جس کا پورا خرچ میں برداشت کروں اور بعد میں اسکے فروخت سے جو رقم حاصل ہو وہ آپ کے ادارہ کے کام آئے''۔

قرآن کی اشاعت ایک بڑی ذمہ داری کا کام ہے، ڈرتا ہوں کہ شاید میں نے آپ پر بلاوجہ یہ بوجھ ڈال دیا ہو، لیکن اگر اچھی کتابت و طباعت کے ساتھ ایک چیز منظر عام پر آگئی، جس سے اہل ایمان کو فیض پہونچے، تو اس کے اجروثواب میں بھی آپ کا وافر حصہ ہوگا۔

پہلے آپ کے یہاں سے اس کی اشاعت ہوجائے تو پھر کراچی سے بھی اسے شائع کرنا ہے اور اس کا تیسرا ایڈیشن انشاء اللہ ایران سے شائع کرانے کا ارادہ ہے، تاکہ وہاں جو اردو داں طلاب ہیں ان کی خدمت میں اسے ہدیہ کیا جاسکے۔ [۱۳]

ترجمۂ قرآن مجید: حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر نقوی نے سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے مناسب تفسیری نوٹ حاشیہ پر موجود ہیں جس کی وجہ سے قاری کو آیت کے مفہوم اور شان نزول کو سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی نمونۃً ایک آیۂ کریمہ، اس کا ترجمہ اور اس پر تفسیر نوٹ نقل ہے۔(آیۂ کریمہ فِی قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ [۱۴]

(ترجمہ) ان کے دلوں میں ایک طرح (طرح کی) بیماری ہے تو خدا نے ان کی بیماری کو اور بڑھادیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

تفسیری نوٹ: فزادھم اللہ مرضا ،یعنی تو خدا نے ان کی بیماری کو اور بڑھادیا۔

منافقین اور اہل کفر وعناد جب دیکھتے ہیں کہ ان کی مجرمانہ سرگرمیوں پر دنیا میں ان پر کوئی عتاب نہیں ہورہا ہے، تو سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ صحیح راستہ پر چل رہے ہیں لہٰذا اپنی ان سرگرمیوں کو جاری بھی رکھتے ہیں اور ان میں اضافہ بھی کرتے جاتے ہیں ، انہیں دنیا میں بھی عذاب کا نہ دیا جانا اور کوئی عتاب نہ ہونا قدرت کی طرف سے ایک ڈھیل ہے، ایک مہلت ہے ، جس کا وہ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں، لیکن چونکہ قدرت نے جزا وسزا کی منزل آخرت کو قرار دیا ہے لہٰذا وہ دنیا میں برابر مہلت دیتا رہتا ہے جس سے سوء استفادہ کرکے وہ لوگ اپنے اس مرض نفاق میں اور اضافہ کرلیتے ہیں ، اور چونکہ انسان کی تمام صلاحیتیں خالق کی عطا کردہ ہیں اس مناسبت سے مرض کے اضافہ کو بھی خالق کی

طرف نسبت دی گئی ہے حالانکہ یہ خود اس انسان کا اختیاری فعل ہوتا ہے۔ ۱۵

الحاج ڈاکٹر رضا حسین نقوی ، اگر چہ علمائے دین کی فہرست میں نہیں ہیں،لیکن بہت سے علوم کے عالم ہیں، ان کا پیشہ طبابت ہے، البتہ دینی موضوعات سے بھی انہیں خصوصی دلچسپی ہے، اس کا ثمرہ ہے کہ ان کی تالیف ''محکم آیات'' نومبر ۲۰۰۷ء میں منظر عام پر آچکی ہے۔

محکم آیات: اس تالیف کی بنیاد آیۂ کریمہ'' هُوَ الَّذِى أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَات''۱۶

(ترجمہ) آپ پر اس نے وہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں کچھ آیتیں محکم واضح ہیں جو اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ ہیں۔)

ڈاکٹر رضا حسین صاحب نے متعدد سوروں سے محکم آیات کو مع اردو ترجمہ کے جمع فرمایا ہے اور سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰ سے محکم آیات کا آغاز کیا ہے۔ ۱۷

پاکستانی عالم وخطیب حجۃ الاسلام مولانا سید حسن ظفر نقوی نے اپنی تقریظ میں تحریر کیا ہے کہ

''متعدد بزرگ علمی شخصیات نے آیات محکمات اور آیات متشابہات کی تعریف وتفسیر ضرور بیان کی ہے مگر ایک جگہ تمام آیات محکمات کو میں نے نہیں دیکھا۔'' ۱۸

اس علمی کاوش کو نور ہدایت فاؤنڈیشن حسینیہ غفرانمآبؒ لکھنؤ ۳ نے شائع کیا ہے۔ ۱۹

ہوسکتا ہے پندرہویں صدی ہجری کے آغاز میں ہندوستان میں قرآن مجید پر اردو میں اور بھی کام ہوئے ہوں جن تک راقم السطور کی نظر نہ گئی ہو، بہر حال یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ انقلاب اسلامی ایران نے قرآن اور تعلیمات قرآن کو عام کرنے کا لوگوں میں حوصلہ پیدا کیا ہے۔ علامہ سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل مرحوم نے تحریر فرمایا ہے:

''پندرہویں صدی ہجری کا سورج ، انقلاب اسلامی ایران کو سلام کرتا ہوا مسلمانوں کے افق پر ابھرا، یہ انقلاب خالص اسلامی نظریات کی ان درسگاہوں سے اٹھا ہے جہاں صدیوں سے موت کو لبیک کہی گئی مگر دوسرے نظریات زندگی کو قبول نہیں کیا گیا ، جن لوگوں نے صرف قرآن و رسولؐ وآل رسولؐ کی ثقافت وفکر سے عہد وفا باندھا ہے، غیر کی بیعت تو کیا ہاتھ میں ہاتھ دے کر بھی چلنا گوارا نہیں کیا، اس انقلاب میں قرآنی تعلیمات اور تفسیر کے قرآنی مطالب کو ذہنوں میں جاگزین کرنے کا سب سے بڑا دخل ہے۔'' ۲۰

منابع:

۱۔ کنزل العمال، خبر ۲۳۰، جلد ۱، صفحہ ۵۱۶

۲ بحار الانوار، جلد ۴۶، صفحہ ۱۰۷

۳۔ مجلّہ توحید (اردو) شمارہ فروری تا اپریل ۱۹۸۵ء تہران اسلامی جمہوریہ ایران،

۴۔ اقتباس از مضمون'' برصغیر میں علمائے امامیہ کی تفسیریں ، اردو مجلّہ توحید، شمارہ فروری تا اپریل ۱۹۸۵ء تہران اسلامی جمہوریہ ایران،

۵۔ انوار القرآن تنظیم المکاتب ،لکھنوٴ ،تیسرا ایڈیشن ،صفحہ ۱۱

۶۔ سورہ منافقون، آیت ۶

۷۔ مطالعۂ قرآن ، تنظیم المکاتب ،لکھنوٴ ،صفحہ ۲

۸۔ مجید البیان فی تفسیر القرآن ،صفحہ ۲

۹۔ مجید ایضاً صفحہ ۴۹ تا ۶۵

۱۰۔ قرآن مکرم اور ہم، صفحہ ۲

۱۱۔ مطلع انوار مطبوعہ، کراچی، ۱۹۸۱ء ،صفحہ ۳۵۸

۱۲۔ صدی نمبر ۱۹۲، ماہنامہ اصلاح لکھنوٴ

۱۳۔ مکتوب ۱۵ / رمضان المبارک ۱۴۳۰ ھ از کناڈا

۱۴۔ سورہ بقرہ، آیت ۱۰

۱۵۔ ترجمۂ قرآن مجید، حاشیہ آیت ۱۰، سورہ بقرہ

۱۶۔ سورۂ آل عمران، آیت ۷

۱۷۔ محکم آیات، صفحہ ۱۱

۱۸۔ محکم آیات صفحہ ۶

۱۹۔ محکم آیات صفحہ ۲۰

۲۰۔ اقتباس از مضمون پاک وہند میں تفسیر اور اس کا اسلوب اردو مجلّہ توحید ، شمارہ مئی تا جولائی ۱۹۸۴ء، تہران اسلامیہ جمہوریہ ایران